

[Shri Sarada Mohanty]

provement due to the damages caused by the flood. It is estimated that more than Rs 1,000 crores would be required for this purpose.

The State Government has moved the Centre for its assistance. The honourable Prime Minister visited this flood-affected area and promised to allocate Rs 50 crores, but nothing has been done as yet.

I am sorry that my friend, Shri Lenka, has given wrong information to the august House with a political motive. The Government of Orissa took prompt action to rehabilitate the flood-and-rain-affected people, and relief work was done immediately. Shri Biju Patnaik, the Chief Minister, asked two of his Cabinet Ministers to proceed to the spot and take all necessary action for relief work, and they are there till now.

Sir, I urge upon the Central Government to give sufficient monetary assistance to the State of Orissa, which is backward, to overcome the damages caused by rain and flood. Thank you, Sir.

Incidents in Lucknow-Delhi Mail on 6th January, 1991

मौलाना मोहम्मदुल्ला खान आजमी (उत्तर प्रदेश) : मिस्टर वाइस चैयरमैन साहब, मैं आपके जरिए हाउस का ध्यान 6 जनवरी, 1991 को "लखनऊ में दिल्ली" गाडी के मुसाफिरों की समस्याओं और परेशानियों की तरफ दिलाना चाहता हूँ।

मिस्टर वाइस चैयरमैन साहब, 6 जनवरी को पालियामेंट के इजलास में शिकत के लिए रात में 10.00 बजे लखनऊ मेल, दिल्ली के लिए जो खाना होती है, उसमें मैं और जनब सिन्हे रजी साहब, एम पी, एक ही साथ सफर कर रहे थे। हमने स्टेशन पर जो कुछ देखा और हमारी मौजूदगी में जो कुछ हुआ, उस पर हम हाउस की तबज्जो दिलाना चाहते हैं।

मिस्टर वाइस चैयरमैन, दुर्घटना और आम मुसाफिरों के हक पर इकैती और जल्म करने वाले, भारतीय कानून के दुश्मनों के हमलों की जानकारी मैं आपके जरिए हुकूमत को तफसील के साथ देना चाहूंगा। लखनऊ मेल में एक श्री टायर बोगी पर अयोध्या से वापसी पर अपने को कार-सेवक कहने वालों ने जबर्दस्ती कब्जा कर लिया था। उस श्री टायर बोगी में जिन मुसाफिरों का पहले से रिजर्वेशन था, वे लोग जबर्दस्त ठंडक में प्लेटफार्म पर खड़े रहे, रेलवे के अधिकारियों से अपनी सीटों की आजादी की फरियाद करते रहे और रेलवे स्टेशन पर अधिकारियों की तरफ से लाउड स्पीकर पर मुसलसल अनाउंस होता रहा "कि रेलवे पुलिस से अपील की जाती है कि एक बोगी पर कार-सेवकों ने जबर्दस्ती कब्जा करके मुसाफिरों को परेशान कर रखा है। तमाम कार-सेवकों को बोगी से निकाल दिया जाए, जो गैर कानूनी तौर पर मुसाफिरों का हक छीन रहे हैं"। थोड़ी देर के बाद पुलिस और कार-सेवकों में झड़पे हुईं मगर कार-सेवकों ने रिजर्वेशन करवाए हुए मुसाफिरों की सीट छोड़ने से कतई इकार कर दिया। आखिरकार रेलवे ने ऐलान किया कि "जो लोग अपने-अपने टिकट लिए हुए हैं, टिकट को वापस करके हफ्ते वापिस ले लें और अपने-अपने घरों को चले जाएं"। मुसाफिरों में ऐसे लोग भी थे श्रीमान, जिन्हें अपने बीमार रिश्तेदारों से दिल्ली पहुंचकर फौरन राबता कायम करना था। उन्ही मुसाफिरों में ऐसे लोग भी थे जिन्हें दिल्ली पहुंचकर फौरन एयर-पोर्ट पहुंचकर मुल्क के दूसरे शहरों में अपने विजनेस, तिजारत और दूसरी जरूरियात के लिए परवाज करना था। कानून और अमन के दुश्मनों ने लौ एण्ड आर्डर की धाड़िया लखनऊ मेल पर बिखेर दी थी और कानून के मुहाफिज पुलिस के लोग बेबस और मजबूर, तमाशाई बने देख रहे थे। ऐसे लोगों को कार-सेवक कहा जाता है तो फिर बेकार सेवक की क्या परिभाषा होगी। अगर इस तरह की हरकतों पर पाबंदी नहीं लगायी गयी तो मुल्क की हुकूमत से अमाम का एतमाद यकसर उठ जायेगा और पूरा देश जहन्नुम बन

جایے گا۔ پچھلے دنوں ایسی طرح کے کار-
سے رکوں نے جینپور کے پاس تین ماہوں
بچوں کو چلتی ٹرین سے فٹ کر اپنے
جانور ہونے کا سبوت دیا تھا جس سے
ایک نئی سبب بھی مائیکر ہاؤس پر
اٹھائی ہو گئی تھی۔ حکومت سے آپ کے
ماہوں سے مانا ہے کہ تمام ریزرویشن
ڈیپارٹمنٹ میں ہندوستانی مسافروں اور باہر
سے بھی آنے والی ایسی دہائیوں کے ٹرینوں میں
سفر کرتے ہیں ان تمام مسافروں کی
ہیڈاؤٹ کے لیے فیس لگائی جائے
تاکہ مسافروں کو اس طرح کی سہولت
بائیوں کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس گندے
خون کو جیتنی جلدی ہو حکومت ہند
کی ذمہ داری ہے کہ اسے بند کر دینا
چاہیے۔ جو حکومت سیکورٹیز کو بچانے
کی ذمہ دار ہے، اس کے تمام انسان کی
جان و مال کی ہیڈاؤٹ بھی اس حکومت کو
پوری طرح کرنی چاہیے۔

آخر میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ :

”ہوا یہی جو رہے گی تو ان کی بے باک رہا۔“

کہاں سے آئیں گی راتوں کی چمن کے لیے۔“

اس وقت میری خوشنویسی ہے کہ
ہاؤس میں ماننیہ شری سوہوہ کانت جی
تشریف فرما ہے اور ان کے ہاتھوں سے
موتالیک یہ ذمہ داری آئی ہوئی ہے۔
جس طرح سے مسافر گھر ہیڈاؤٹ تیار
پر چل رہے ہیں، آج ہم لوگوں کی یہ
بدنویسی ہے کہ ملک کے لوگوں کو نہ
دن میں اس بات کا یقین ہے، نہ رات
میں اس بات کا یقین ہے کہ گھر سے نکلنے
کے بعد کیا وہ گھر ہیڈاؤٹ کے ساتھ
واپس آ پائیں گے؟ ورنہ دہلی کی
یہ ذمہ داری ہے کہ نیہایت ذمہ داری
کے ساتھ لائڈ آرڈر جسے تباہی اور
برباد کر کے رکھ دیا ہے اس پر کڑی
نگرانی رکھے اور مسافروں کو کھانے
کے بارے میں دیکھنا پڑتا ہے کہ اس
مذاہق تباہی ہوئی میں جن مسافروں
کا ہاتھ سے رزرویشن تھا۔ وہ لوگ
رہائشی ٹھکانے میں پناہ دار ہیں۔

† [مولانا مہدی اللہ خان اعظمی

(اگر پڑھیں): مسٹر وائس چیمبر
صاحب میں آپ کے ذریعے ہاؤس کا
دہلی ۶ جنوری ۱۹۹۱ کو دہلی
سے دہلی کے مسافروں کی
سہولتوں اور رہائشیوں کی طرف
دلانا چاہتا ہوں۔

مسٹر وائس چیمبر صاحب۔

۶ جنوری کو پارلیمنٹ کے اجلاس
میں شرکت کیلئے رات میں آج
دہلی میں دلی کیلئے روانہ ہوتی
ہے۔ اس میں اور جناب سہاروی
صاحب - ایم - بی - ایک ہی ساتھ
سفر کر رہے تھے۔ ہم نے اسٹیشن پر
جو کچھ دیکھا اور ہماری موجودگی
میں جو کچھ ہوا اس پر ہم ہاؤس
کی توجہ دلانا چاہتے ہیں۔

مسٹر وائس چیمبر صاحب۔ دہلی
اور تمام مسافروں کے حق پر تکیہ
اور ظلم کرنے والے۔ بہارتیہ قانون کے
دہلی کے حملوں کی جانکاری میں
آپ کے ذریعے حکومت کو تفصیل کے
ساتھ دینا چاہوں گا۔ دہلی میں ایک
تھری ٹائر ہوئی پر ایڈمیشن سے واپسی
پر آپ کو کار سیکر کہنے والوں نے
زبردستی قبضہ کر لیا تھا۔ اس
تھری ٹائر ہوئی میں جن مسافروں
کا ہاتھ سے رزرویشن تھا۔ وہ لوگ
زبردستی ٹھکانے میں پناہ دار ہیں۔

† Transliteration in Arabic Script

کہتے رہے - دیلوے کے ادھیکاروں سے اپنی سیٹوں کی آزادی کی قربان کرتے رہے - اور دیلوے استیشن پر ادھیکاروں کی طرف سے لاؤڈ اسپیکر مسلسل انوائس ہوتا رہا دہکے دیلوے پولیس سے ایپل کی جاتی ہے کہ ایک بوگی پر کار سیوکوں نے زبردستی قبضہ کر کے مسافروں کو پردیشان کر دکھا ہے - تمام کار سیوکوں کو بوگی سے نکال دیا جائے - جو غیر قانونی طور پر مسافروں کا حق چھین رہے ہیں، تھوڑی دیر کے بعد پولیس اور کار سیوکوں میں جھڑپیں ہوئیں مگر کار سیوکوں نے رزرویشن کروائے ہوئے مسافروں کی سہٹ چھوڑنے سے قطعی انکار کر دیا - آخر کار دیلوے نے اعلان کیا کہ جو لوگ اپنے اپنے ٹکٹ لئے ہوئے ہیں - ٹکٹ واپس کر کے روپے واپس لے لیں اور اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے جائیں، مسافروں میں ایسے لوگ بھی تھے - شریمان - جنہوں نے اپنے بہتار رشتہ داروں سے دلی پہونچکر فوراً رابطہ قائم کرنا تھا - انہوں نے مسافروں میں ایسے لوگ بھی تھے جنہوں نے دلی پہونچکر فوراً ایئرپورٹ پہونچکر ملک کے دوسرے شہروں میں اپنے بڑائس - تجارت اور دوسری ضروریات کے لئے پرواز کرنا تھا - قانون اور امن کے منتظروں نے لا اینڈ آف کی دھمکیاں

لگائی، مگر سبیل پر ہکچر نہیں تھیں - اور قانون کے مصافحہ پولیس کے لوگ بے بس اور محذور - تماشائی بنے دیکھ رہے تھے - ایسے لوگوں کو کار سیوک کہا جاتا ہے پھر بے کار سیوک کی کہا پریمہاشا ہوئی - اگر اس طرح کی حرکتوں پر پابندی نہیں لگائی گئی تو ملک کی حکومت سے عوام کا اعتماد یکسر اٹھ جائے گا - اور پورا دیہیں جہلم بن جائے گا - پچھلے دنوں اسی طرح کار سیوکوں نے جونپور کے پاس تین محصور بستیوں کو چلتی تریں سے پھیلک کر اپنے جانور ہونے کا ثبوت دیا تھا - جسمیں ایک نلھی سی بستی بھی موقع ہی پر شہید ہو گئی تھی - حکومت سے آپ کے ماہروں سے مانگ ہے کہ تمام رزرویشن ڈبر میں ہندوستانی مسافر اور باہر سے بھی آنے والے اسی دیہیں کی ٹریلوں میں سفر کرتے ہیں ان تمام مسافروں کی حفاظت کھلے فورس لگائی جائے - تاکہ مسافروں کو اس طرح کی مصیبتوں کا سامنا نہ کرنا پڑے - اس گندے کھیل کو جلدی جلدی ہو حکومت ہند کی ذمہ داری ہے کہ اسے بند کر دیا جائے - جو حکومت سیکولرازم کو بچانے کی دعویدار ہے دیہیں کے تمام انسان کی جان و مال کی حفاظت بھی اس حکومت کو پوری طور سے کرنی چاہئے -

آخو مہن - مہن یہ کہنا چاہتا
کہ :

”دھوا رہی چودھ کی تو اسے نکتہ بہار
کہاں سے اُنھیں کی رعنائیاں چمن کہائے۔“

اس وقت میری خوش نصیبی
ہے کہ ہاؤس مہن مائیٹے شری
سہود کاٹھ جی تشریف فرما ہیں۔

اور انکے محکمے سے متعلق یہ
ذمہ داری مائد ہوئی ہے۔ جس طرح
یہ مسافر غیر حفاظتی طور پر چل
رہے ہیں۔ آج ہم لوگوں کی بہ
بد نصیبی ہے۔ کہ ملک کے لوگوں
کو نہ دن میں اس بات کا یقین ہے
نہ رات میں اس بات کا یقین ہے کہ
گھر سے نکلنے کے بعد کیا وہ گھر
حفاظت کے ساتھ واپس آ پائیں گے۔
وزیر داخلہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ
رہائے ذمہ داری کے ساتھ آ رہے۔

جسے تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے
اس پر کڑی نگرانی رکھیں اور
مسکروں کو کھنڈ کر دیا تک پونچائیں
ورنہ دیہات کا بھوشہ تباہ ہو جائے گا۔
اور اس طرح کے اگروادیوں کی آواز
اور اس طرح سے اگروادیوں کا ظلم
جمہوریت کی آواز کو دبا لے گا تو
ہندوستان کی تاریخ کو دنیا اچھے
الفاظ سے یاد نہیں کرے گی۔ [شکریہ]

شری آنند پرکاش گوتلم (اتر پردیش).
میں جی اس کے ساتھ اپنے آپ کو سمجھ
کرتے ہیں مگر کہتا ہوں کہ اس وقت
کی پوری پوری جان اور اس کے خلیا
کاروبار ہو جی چاہیے کیونکہ میں جی اس
دین میں سفر کر رہا ہوں۔

ایک سمنائیت سبب : اسی ڈیڑے میں یا
اسی ڈیڑے میں... (بجانب)

شری سبب گوتلم (اتر پردیش) :
ڈیڑے میں نہیں ہے سبب اور اس میں
دے۔ جب جب کتارا جب کتارا جب کتارا
میں ہے اور لوگ چور چور چلنے لگتے
ہیں تو وہ جب کتارا سب سے پہلے
لگتا ہے۔ چور، چور، چور۔ اس لیے
کہا جاتا ہے یہ اور جی لوگ ہیں بدنام
کرنے والے کارسے کو کو۔

مولانا ابوبکر خان خاں :
اس لیے میں اسے کرنا چاہتا ہوں کہ سبب،
اس پر باکایدا کار سبب نے کار
سبب لکھ دیا تھا اور اس پر وہ
چور جی ہے تو انہوں نے اپنی ٹوپی کے
جریے بتایا تھا کہ وہ کس طرح کے
چور ہے... (بجانب)

اس میں (شری شکر دھال میاں) :
ہاں ہے، اس کی بات ختم ہو گئی۔

شری عید اللہ خان اعظمی :

اس لیے میں اسے کرنا چاہتا ہوں
کہ سبب - اس پر باکایدا کارسے کو
نے کارسے لکھ دیا تھا اور اگر وہ
چور جی ہے تو انہوں نے اپنی ٹوپی کے
جریے بتایا تھا کہ وہ کس طرح کے
چور ہے... (مداخلت)

مولانا ابوبکر خان خاں :
جس طرح کا کپڑا پہن رہا تھا اس
پر لکھ رہا تھا اور اس پر جی
بتایا تھا کہ یہ کس طرح کے چور ہے۔
اس پر کار سبب لکھا تھا اور
باکایدا ڈیڑے کے ڈیڑے کو جس طرح سے
کوئی پےسا دے کر کے اسے تیر پر سبب
کرتا ہے... (بجانب)

اس میں (شری شکر دھال میاں) :
نہیں-نہیں، اس کی بات
پوری ہو گئی۔

Transliteration in Arabic Script.

†[مولانا عہد اللہ خاں اعظمی :

اور جس طرح کا کہنا یہاں رکھا تھا اس پر لکھ رکھا تھا اور اس پر بھی بتایا تھا کہ یہ کس طرح کے چور ہیں۔ اس پر کارمہوی لکھا ہوا تھا اور باقاعدہ ترین کے قے کو جس طرح سے کوئی پیسہ دیکر کے اپنے طور پر اسہیلی بک کرانا ہے۔ . . . (مداخلت)]

مولانا ابوبکر لا خان آجملی :
 اس طرح سے دیش کی سمپتی کا بھی تھکانا کیا گیا اور دیش کے کانوں کی گیمیا کا بھی ۔ میں چاہوں گا کہ اس سلسلہ میں ہاؤس کو مستعد کریں کہ آئندہ اس سلسلہ میں وہ کیا کارروائی کرنا چاہتے ہیں ۔ شری سوہد گارت سہائے جی یہاں موجود ہیں۔ ان سے چاہوں گا کہ وہ اپنا بیان دیں اور

†[مولانا عہد اللہ خاں اعظمی :

اس طرح دیش سے دیش کی سمپتی کا بھی نقصان کیا گیا اور دیش کے قانون کی کریمیا کا بھی ۔ میں چاہوں گا وزیر داخلہ اس سلسلہ میں فوری طور پر ایک بیان دیکر تمام ہاؤس کو مستعد کریں کہ آئندہ اس سلسلہ میں وہ کیا کارروائی کرنا چاہتے ہیں ۔ شری سوہد گارت سہائے جی یہاں موجود ہیں۔ ان سے چاہوں گا کہ وہ اپنا بیان دیں اور

†Transliteration in Arabic Script.

یہاں دلائل کے مالک کے لوگوں کو ترین میں اپنی فورس کے ذریعہ کسی طرح کی سوہدھا دیتے ہوئے لوگوں کی حفاظت کی ذمہ داری لینا چاہتے ہیں ۔

Demand for early decision on pension Scheme for working Journalists

SHRI KAPIL VERMA (Uttar Pradesh): Mr. Vive-Chairman, Sir, I am grateful to you for giving me an opportunity to raise an important issue.

The working journalists are greatly concerned about the inordinate delay on the part of the Government in enforcing a pension scheme for working journalists and other employees of news agencies in the country.

The matter is under consideration since February, 1988 when the then Finance Minister, Mr. N.D. Tewari announced the Government's intention to frame such a scheme. An expert committee was appointed after several months, and it submitted its report in June, 1989 making definite proposals for framing a scheme of pension for working journalists and other employees of newspapers and news agencies.

After sitting on the report for some time the Government announced that a pension scheme would be framed for all categories of industrial employees and not merely journalists and other employees of newspaper agencies. But this requires a lot of preparatory work that will take a long time. The result is that neither journalists nor other industrial workers will get the pension at an early date. Thus the elements opposed to the grant of such pension for journalists have succeeded in sabotaging the move by putting it in cold storage for all practical purposes.

Journalists are not opposed to other industrial workers getting this benefit. In fact, they very much support it. They